جلد ۱۰ | بمبئی: دوشنبہ ۱۰ رجب المرجب ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۰۵ء | نمبر ۳۶

مقدمۃ الجیش

سلطان المعظم کی سلامتی کی عمدہ تاریخ

اوقاف خدیویہ کے مترجم ترکی فاضل محمد آفندی نے حضرت سلطان المعظم کی سلامتی پر بڑی بے نظیر تاریخ لکھی ہے۔

قد بات فوادہ مات البوم محطوط | مات العدو بنار الحقد مشحوط
مما ہوا لو آمنجاہ ابن ربہ | دمر کید کید فی حلقہ و قد ربہ
یا امۃ المصطفیٰ ھذا خلیفتنا | عبد الحمید بفضل اللہ محفوظ
ای کعبۃ مثل کن استحکمت قوتہ | سنۃ بہ الجمیع سالمۃ محفوظ

لقد اکمل مسرورا تاریخہ

لقد اکمل سرورا فی تاریخ کتابتہ

عبد الحمید بفضل اللہ محفوظ

۱۳ ۔ ۲۳

اللہ ... عبد الحمید محفوظ ہے

قرآن کریم کا معجزہ

المؤید لکھتا ہے کہ جرمن کے کونسل متعینہ مصر نے ٹیونس کے شیخ الاسلام سید محمد سے پوچھا کہ مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ دین اور دنیا کی باتیں قرآن مجید میں مل سکتی ہیں کیا آپ آجکل کے جنگی بیڑہ جہازات پر کوئی آیت بتلا سکتے ہیں؟ اسپر شیخ الاسلام نے فی الفور یہ آیت پڑھ دی ولہ الجوار المنشآت فی البحر کالاعلام جواری سے قوت رفتار مراد ہے اور منشآۃ کے معنے ہی نو ایجاد کے ہیں۔ اور اعلام کا لفظ ان جہازوں کی نفس حالت کو بتلا رہا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ خداے حکیم و قدیر کے خزاین قدرت و حکمت میں ایسی ایسی عجیب و غریب اشیا کا وجود مقصود ہے جو ظاہر ہوتی رہینگی۔ اور لوگ حیرت میں رہینگے۔ کونسل اس رہنمائی سے بیحد حیران رہا اور فاضل موصوف کی ذکاوت اور وسعت معلومات کا قائل ہوگیا۔

کون کہتا ہے ہندوؤں میں فیاضی نہیں ہے؟

منصور پیٹ ضلع تنجور کے ایک متمول تاجر اور زمیندار مسٹر نیناپے مراکیار نے اسلامیہ دار العلوم قایم کرنے کیلیے دس لاکھ روپیہ کی جایداد عطا کی ہے۔ اس فیاض شخص کی راۓ ہے کہ یہ مدرسۃ العلوم منصور پیٹ میں بنایا جاے اور علیگڈھ کے مدرسۃ العلوم اور بنارس کے ہندو کالج کا نمونہ ہو۔ اس میں پانسو طالب علموں کے رہنے کے مکانات بھی بناۓ جائینگے اور انگریزی کے علاوہ عربی پڑھائی جائیگی۔ عربی تعلیم کے لئے ایک عرب شیخ مصر سے بلوایا جائیگا۔ پاینیر کی اس خبر نے ہمکو مسرور و متحیر کر دیا ہے مگر چونکہ اسکے متعلق ہمکو وہ قابل اطمینان خبریں نہیں ملیں اسلئے ہم اسپر کوئی راۓ نہیں دیسکتے۔ امید ہے کہ ہمارے ناظرین مدراس اس خبر پر زیادہ روشنی ڈالینگے۔

ہر کام کی ایک حد ہے

بنگالیون کا قومی جوش اسقدر بڑھ گیا ہے کہ اب اندیشہ ہے کہ کہین گورنمنٹ مداخلت کا [illegible] پاکر انکی تمام کوششون پر پانی نہ پھیر دے۔ [illegible] تعجب ہے کہ اسقدر دوراندیش اور پر دماغ قوم اپنے افعال کے آیندہ نتائج سے کیون بیخبر ہو گئی ہے۔ [illegible] تو کوئی کلام نہین کہ جلسون مین ولایتی اشیا کے [illegible] پر جو زور دیا گیا ہے اور یورپین اشیا خریدنے کی ممانعت کی ہے یہ بصورت کامیابی ہندوستان کیلیے بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ کچھ نہین تو اسسے اتنا فائدہ ضرور ہوگا کہ ہندوستانیون کا خیال صنعت و حرفت کی طرف متوجہ ہوگا اور جب انہین اس امر کا یقین ہوگا کہ نئی روشنی والون کے دماغ سے یورپین اشیا کو ولایتی چیزون پر ترجیح دینے کا خبط دور ہو گیا اور اب وہ ہماری بنائی ہوئی چیزون کی قدر کرینگے تو وہ ضرور پوری کوشش کرینگے کہ حتی الامکان ہر ضروری چیز بنانے مین کامیاب ہون گے اور آج تک ہندوستان کی بہت بڑی دولت غیر ممالک کی جیبین بھرنے سے بچیگی۔ بنگالیون کی اس تجویز کی معقولیت کو سارے ہندوستان نے تسلیم کیا اور ہر جگہ مین اسکی تائید مین جلسے ہوئے مگر بنگالیون نے اس تجویز پر عمل کرنے کے لیے جو جابرانہ طریقہ اختیار کیا ہے اس سے کوئی ہمدردی نہین کر سکتا۔ اس ہفتہ کی خبرین بنگالی طلبا کی بیجا کاروائیون کی دھوم لیے ہوئی ہین۔ اور سارے ہندوستان بھر مین ایک تہلکہ مچا ہوا ہے۔ [illegible] بھی اس امر پر کمر بستہ ہو گئے ہین کہ دیسی اشیا کو یورپین چیزون پر ترجیح دین اور سنا ہے کہ اسپر بڑی سہولت کے ساتھ عمل بھی [illegible] مگر یہان [illegible] احمقانہ طریقہ اختیار نہین [illegible] بابو [illegible] نے کیا [illegible] جاتا ہے کہ

بنگالی طلبا

کہ بڑے بڑے گروہ بازارون کا گشت لگاتے رہتے ہین۔ تاجرون پر اس امر کا دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ وہ یورپین اشیا فروخت نہ کرین اور خریدار بھی یورپین سامان خریدنے سے روکے جاتے ہین۔ اگر یہ کاروائی سہولت اور خیالات کے ساتھ کیجاتی تو چندان مضائقہ نہ تھا مگر وہ تو قومی جوش مین اسقدر دیوانے ہو گئے ہین کہ خلاف قانون کاروائی کرنے سے بھی نہین جھجکتے سٹیٹسمین کے [illegible] اسی دھن مین [illegible] بنگالی طلبا بازار کا گشت لگا رہے تھے اتفاقاً ادھر سے ڈوڈیا کے جائنٹ مجسٹریٹ مسٹر [illegible] گاڑی پر سوار ہو کر نکلے انہین دیکھکر طلبہ کی انجمن مین غل آ گیا۔ چند طالبعلم اس گاڑی پر چڑھ گئے اور مجسٹریٹ صاحب پر بیدردی [illegible] کی شامت اعمال سے ایک پولیس [illegible] صاحب بہادر کی حمایت کی۔ بنگالی اوسپر بھی برس پڑے۔ ہم نہین سمجھ سکتے کہ اگر بنگالیون نے یہی طریقہ جاری رکھا تو کیسے خطرناک نتائج کا انہین مقابلہ کرنا پڑیگا گورنمنٹ کو ضرور مداخلت کرنی پڑیگی اور اوسوقت صرف یہی ہوگا کہ بیچارے بنگالی یا دست و گریبان بدستور رہے۔ حالات [illegible] اور جس غرض سے یہ شورش مچائی جاتی ہے وہ بھی حاصل نہ ہوگی۔ اگرچہ اسے ہم تسلیم کرتے ہین کہ یہ چند نوجوان ناتجربہ کار طلبا کا کام ہے۔ اور جن عقلمند بنگالیون کے دماغ سے اصل تجویز نکلی ہے اونہین اس ہنگامہ بے تمیزی سے ذرا بھی تعلق نہین بلکہ وہ اسے سخت نفرت کی نظر سے دیکھتے ہین۔ مگر یہ بھی تو اونکا فرض ہے کہ اپنی قوم کے نوجوانون کو ایسی ناشایستہ حرکتون سے باز رکھنے کی سخت کوشش کرین۔ تاکہ ایک ایسے عمدہ و مفید جو تجویز [illegible] ہوئی تھی وہ کچھ نتیجہ خیز ثابت ہو۔ ہمین چاہیے کہ

ایک عام جلسہ

منعقد کرکے طلبا کو اس حماقت سے باز رہنے کی تاکید کرین۔ [illegible] اگر وہ نہین یہ خیال ہر بنگالی کو عام بنگالیون کی بیجا شورشون کا گورنمنٹ پر اثر پڑیگا۔ اور وہ تقسیم بنگالہ کی تجویز کو فسخ کریگی تو یہ ناممکن امر ہے۔

کلکتہ کے [illegible] تاجرون کو ایک امید تھی کہ اگر ہم انگلینڈ والون کے ذہن نشین یہ بات کر دینگے کہ تقسیم بنگالہ سے ولایتی تجارت پر بہت مضر اثر ہوگا تو وہ ضرور پارلیمنٹ پر زور ڈالینگے۔ مگر اہل انگلینڈ نے صاف جواب دیدیا کہ بنگالیون کو خبط ہو گیا ہے۔ وہ اگر اپنی خیر چاہتے ہین تو اس نامعقول ارادہ سے باز آئین۔ اس صورت مین تو اونہین یہی چاہیے کہ جو کام ہاتھ مین لیا ہے۔ اور جس سے گورنمنٹ کو کوئی تعلق نہین۔ اور جس مین ان کی بہبودی اپنی کی کوشش پر موقوف ہے۔ تو اب اگر اس طرح پورا کرین۔ کہ واقعی گورنمنٹ کو مداخلت کا موقعہ نہ ملے۔ اور یہ غرض اوسیوقت حاصل ہو سکتی ہے کہ کوئی کام خلاف قاعدہ نہ کرین۔ بازار مین گشت لگا کر تاجرون کو تنگ کرنے سے کام نہین چل سکتا۔ اس کے لیے تو یہ چاہیے کہ بہت بڑے فنڈ قایم کیے جائین کارخانے جاری کیے جائین۔ اور اون مین ہر ضروری چیز بنائی جائے۔ پھر اگر [illegible] مین قومی جوش ہے۔ اسلیے اون مین صنعت و حرفت کا مادہ ہے تو رفتہ رفتہ ولایتی چیزین ترک ہو جائینگی ورنہ [illegible] کا استعمال عام ہو جائیگا

ہندوؤنکو انگریزی چیزونسے سخت نفرت

بالفعل بنگالہ کے ہندو قوم میں یہ جوش پیدا ہو رہا ہے جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ انگریزی مصنوعی چیزیں بالکل نہ خریدی جائیں۔ بہت سے لوگوں نے عہد کر لیا ہے کہ جو چاہے کچھ ہو جاوے لیکن کوئی انگریزی ساخت کی چیزیں نہ خریدینگے اگرچہ دیسی چیزیں اونکو ولایتی سے بھی بہت مہنگی پڑیں۔ چنانچہ جوتوں تک کا [illegible] کیا جاتا ہے کہ بار بار کالی ناتھ کلکتہ صدر انجمن [illegible] نے یہ خیال کیا ہے کہ میری تمام انگریزی ساخت کی جوتی اور [illegible] ڈالے۔ اور یہ عہد کیا ہے کہ جب تک تقسیم بنگالہ کا مسئلہ کالعدم نہ ہو جائیگا میں ہرگز انگریزی ساخت کی پاپوش نہ پہنونگا۔ لوگ گروہ گروہ بازاروں میں گشت لگاتے پھرتے ہیں اور جسکو انگریزی چیز کا [illegible] سے کچھ خریدتا دیکھتے ہیں تو اوسے سمجھاتے ہیں اور ہر جگہ [illegible] کرتے ہیں ہزاروں لاکھوں اشتہارات جابجا تقسیم ہوتے ہیں کہ باہر کا آیا ہوا نمک [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کیا جاتا ہے اور [illegible] انگریزی [illegible] کے [illegible] برتنوں کی بجائے پیتل [illegible] کے برتن استعمال کیے جاتے ہیں۔ [illegible] انگریزی ساخت کی چیزوں کے استعمال کے خلاف طالبعلموں کا بڑا جلسہ ہوا [illegible] تمام مرہٹی اخبارات اس تحریک کے طرفدار ہیں اور تمام [illegible] کے ساتھ اس معاملہ میں ہمدردی رکھتا ہے کلکتہ کے انجینیرنگ کالج میں ایک طالبعلم [illegible] بازار سے انگریزی بسکٹ کا بکس خرید لایا۔ اوسکے رفیقوں کو اسکا سراغ لگنے کی [illegible] بکس چھین کر دریا میں پھینک دیا اور اوسے ہندوستانی بسکٹ کا بکس خرید دیا [illegible] کر کھا جاتے ہیں [illegible] انگریزی چیزوں سے نفرت [illegible] کیا جاتا ہے [illegible] معلوم ہوتے [illegible] گے

بارہہ کے ساداتوں پر گورنمنٹ کی نظر توجہ

ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں کا یہ بہت ضروری اور اہم اصول رہا کرتا تھا کہ خاندانی لوگوں اور شرفا کو سرکاری ملازمت میں رکھتے تھے اور جبتک اس اصول کی پابندی رہی بادشاہوں کو انتظام ملک اور اپنی جان کی حفاظت میں کبھی دقت کا سامنا نہ ہوا اور پھر جو بادشاہوں نے اس عمدہ اصول کی پابندی جب چھوڑ دی ہزاروں خرابیاں پیدا ہوئیں یہانتک کہ تخت و تاج کھو بیٹھے گورنمنٹ انگریزی نے اور بڑے اصولوں کی طرح اس اصول پر بھی اب توجہ کی (صبح کا بھولا شام کو گھر آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے) تاریخ کی یہ بات ثابت ہے کہ ایام قدیم میں سادات بارہہ نے سلطنت کی بڑی بڑی نمایاں خدمتیں کیں اور عہدہ جلیلہ پر ممتاز ہوئے۔ مگر زمانہ کی گردش نے اور رؤسا کی طرح ان کو بھی پیس ڈالا۔ اب ان سیدوں کی اولاد جنکو زمانہ کنگ میکر کہا کرتا تھا افسوس ہے کہ نان شبینہ کو محتاج ہے مگر گو احتیاج و افلاس نے اونہیں دنیا کی نظروں میں بہت ہی بیکس اور بے بس کر دیا ہے مگر انکی قومی شرافت اور جرأت اور بہادری کو زمانہ نہیں مٹا سکتا۔ اور نہ مٹا سکیگا گورنمنٹ نے یہ سوچا اور بہت مناسب سوچا کہ انکو فوج میں بھرتی کیا جائے بلکہ انہیں سادات کا ایک رسالہ قائم کیا جائے چنانچہ اسی غرض سے ۲۰ اگست کو صاحب کلکٹر مظفرنگر بہمراہی میجر [illegible] صاحب جانسٹھ گئے تھے [illegible] سادات کا بڑا جلسہ ہوا [illegible] اور [illegible] صاحب خوش و خرم وہاں سے رخصت ہوئے [illegible] گورنمنٹ کو شریف نوازی کا خیال آیا [illegible] سلطنت مستحکم [illegible] ہندوستان میں [illegible] ممکن نہیں کہ ایک [illegible] برابری کر سکے [illegible]

مبارکباد جشن غسل ختنہ

معزز ناظرین اخبار کو مژدہ ہو کہ برخوردار سعادت نشان عبدالقادر عرف دادا میاں ابن [illegible] کا جشن غسل ختنہ ۵ ستمبر ۱۹۰۵ء سے شروع ہوا تھا ہر روز ہزاروں اعزا و احباب تماشائیوں کا جمگھٹا [illegible] میں ہجوم رہتا تھا۔ [illegible] اور نہایت [illegible] اقسام [illegible] طرح طرح کے باجے قسم قسم کے تماشے [illegible] گاڑیوں کی ریل پیل مخلوق خدا کا اژدحام قابل دید نظارہ تھا۔ آدمی پر آدمی گرا پڑتا تھا۔ برخوردار دادا میاں سیٹھ محمد [illegible] کے پیارے بھانجے اور سیٹھ حاجی [illegible] صدیق صاحب کے دلارے نواسے ہیں انکو ہم اس جشن کی مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ دادا میاں [illegible] خوشی کا [illegible] خدا وہ دن دکھائے [illegible] مبارکباد [illegible] قطعہ تاریخ جشن غسل ختنہ رسالہ تجمل [illegible] ناظرین کی دلچسپی کیلئے درج ذیل ہے۔

ہے گلشن جہاں میں عجب بہار جشن	اے جشن [illegible] بہار جشن
[illegible] بہار جشن	[illegible] جشن
[illegible]	[illegible] جشن
[illegible] غسل ختنہ دادا میاں [illegible]	[illegible] جشن
[illegible] نظر	[illegible] جشن
[illegible]	[illegible] جشن
[illegible]	[illegible] جشن
[illegible]	[illegible] جشن
[illegible]	[illegible] جشن
[illegible]	[illegible] جشن

تاریخ سال جشن تجمل [illegible]
ہے سازہ [illegible] جشن کی [illegible]

۱۳ ہجریہ ۲۳

تقسیم بنگالہ سے بنگالیوں کی ناراضی کی اصلی وجہ

بنگالہ کی تقسیم ہو رہی ہے جو نیا صوبہ بنایا جائیگا خوش نصیبی سے اوس قسم کے اضلاع اوسمین شامل ہونگے جن میں مسلمانوں کی آبادی بمقابلہ ہندوؤں کے دوگنی سے کچھ ہی کم ہوگی بنگالی بابو خیال کرتے ہیں کہ اسطرح لارڈ کرزن بنگالہ میں مسلمانوں کی قوت کو زبردست کرنا چاہتے ہیں اس سے پہلے نقصان تو بنگالی بابوؤں کو یہ پہونچیگا کہ بنگالی بابو تعلیم - اپنی کثرت اور شہر والوں کی طرفداریوں کی وجہ سے جو تمام صوبہ کی سرکاری عہدوں اور اسامیوں پر قبضہ کئے ہوئے ہیں - وہاں بھانت بھانت جھینکا سب ہضم کرجاتے تھے اور ڈکار تک نہ لیتے تھے - اب اس بلانوشی اور تخمہ اور ہیضہ کے ضرر سے محفوظ رہینگے کیونکہ نئے صوبہ میں مسلمانوں کی تعداد ہوگی زیادہ اور سرکاری اسامیاں مردم شماری اور کثرت تعداد کی مناسبت سے تقسیم ہونگی اور اسطرح مسلمان رفتہ رفتہ سرکاری ملازمت میں زیادہ حصہ پائینگے - جن مسلمانوں کو آج بنگالی بابوؤں کی ہشیاری اور خودغرضی نے بالکل کچل رکھا ہے اور جن بیچارے مسلمانوں کی حالت اب اسدرجہ خراب اور ابتر ہوگئی ہے کہ ان میں سر اوٹھانے کی طاقت نہیں رہی ہے بنگالی مدرسوں میں جو کتابیں پڑھائی جاتی ہیں اون میں مذہب اسلام پر اور مسلمان سلاطین پر کھلے ہوئے حملے دیکھے گئے اور ہندو بہادروں کی مبالغہ آمیز فضیلت پائی گئی - اور ایسی کتابوں کے پڑھنے پر چونکہ وہاں کے مسلمان مجبور کئے جاتے ہیں اسلئے کمزور اور مجبور مسلمان اور تو کیا کر سکتے تھے - انھوں نے مدرسوں میں پڑھنا ہی چھوڑ دیا اور اب تک

سرکاری تعلیم سے محروم

ہے - بنگالہ میں دو قسم کی بنگالی زبان رائج ہے ایک تو مسلمانوں کی بنگالی جس میں عربی اور فارسی کے الفاظ زیادہ ملے ہوئے ہیں دوسرے بابوؤں کی بنگالی جس میں سنسکرت کے الفاظ کی بھرمار ہے مدرسوں کی اکثر کتابیں ہندوؤں کی بنگالی میں ہیں جن کے سیکھنے اور پڑھنے میں مسلمانوں کو بڑی دقت اور مشکل پیش آتی ہے - مختصر یہ کہ اس قسم کی بہت سی باتیں تھیں جن کی وجہ سے مسلمانان بنگالہ کی تعلیم اور ترقی بالکل رکی ہوئی تھی اب یہ نیا صوبہ قائم ہونے کی وجہ سے امید تو برحق ہے کہ مسلمانوں کے راستہ سے یہ مشکلات کم ہو جائینگی - اور مسلمانوں کو ترقی کرنے کا موقعہ ملے - مگر بنگالی بابو یہ دیکھنا نہیں مانگتا - بہت گول مال کرتا ہے - اور بولتا ہے کہ یہ پچھلے ہوئے مسلمان کو ابھرنے کا موقعہ نہیں دینا چاہئے - بنگالی لوگ کا دوسرا نقصان یہ ہے - کہ انکی بنگالی کمزور ہو جائیگی - چونکہ نئے صوبہ میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے - خواہ مخواہ بھی اردو کا رواج بڑھنے لگا - اور جو بنگالی بولتے ہیں ان کو سنسکرت والی بنگالی میں ہوتی ہے مشکل - تو نتیجہ یہی ہوگا کہ گورنمنٹ جدید صوبہ کے رہنے والوں کو خواہ مخواہ مجبور کرے گی - کہ وہ ایسی زبان سیکھنے میں اپنی عمر ضائع کریں جو اون کے مفید بھی نہیں - اور جس کے سیکھنے میں انکو بہت سی دقتیں پیش آتی ہیں - اور کیا بہتر ہو کہ مسلمانوں کی تعلیم کی تحریک کریں کہ صاحب صوبہ میں

بجائے بنگالی کے اردو کو رواج دیا جائے

کیونکہ مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے یا جس طرح ممالک متحدہ میں اردو کے ساتھ ہندی لازمی کردی گئی ہے بنگالہ میں مسلمانوں کی بنگالی اور اردو کا رواج ہو - پر بنگالی بابو لوگ اصل بات نہیں بولتا بہت گول مال کرتا اور پھسلا پھسلا کر نادان مسلمان لوگ کو اپنے ساتھ شریک کرتا اور لارڈ کرزن کو گالی دیتا - بنگالہ کے بعض کوتہ فہم مسلمان جو بنگالیوں کے ساتھ مل کر مسئلہ تقسیم بنگالہ پر ناراضی ظاہر کرتے ہیں مگر ہم تو اس بات کو بڑے شکریہ کی نظروں سے دیکھتے ہیں - اسلئے کہ وہاں کے مظلوم اور بالکل دبے ہوئے مسلمانوں کو اب کسی قدر سر اوٹھانے کا موقعہ مل رہا ہے - اور اب تک جو وہاں کے مسلمانوں پر ادبار کی گھٹا چھائی ہوئی ہے وہ دفع ہو جائے اور انکو مسلمانوں کے لئے دوسری بہتری یہ ہوگی کہ جب بنگالی اعزاز حاصل کر لینگے تو بخلاف بنگالی بابوؤں کے گورنمنٹ اونہیں ہمدردی کی نظر سے دیکھیگی اور جہاں تک اونسے قابل شخص ملینگے بنگالیوں کو سرکاری محکموں میں قدم نہ دھرنے دیگی - خصوصاً اسوقت ان بدسروں نے جو شورش مچا رکھی ہے اس سے گورنمنٹ اور بدظن ہوگئی اور اسے اب پورا یقین ہوگیا ہے کہ بغاوت کا مادہ تو انکی خمیر ہی میں پڑا ہوا ہے گو یہ تک بزدلی کے باعث اسنے نہیں کرتی اپنے نہ تھا - اور اب ثابت ہوگیا ہے - کہ کچھ کچھ ہاتھ پیر ہلانے کی صلاحیت ان میں کچھ پیدا ہو چلی ہے -

ولایتی تہذیب

کلکتہ میں صاحب بہادر اور انکی میمصاحبہ کے درمیان مقدمہ بازی ہو رہی ہے - پہلے تو صاحب بہادر نے قوانین تہذیب جدید کی پابندی کرکے میمصاحبہ کو بے لگام کر دیا مگر جب میمصاحبہ نے اچھی طرح آزادی کے جوہر دکھائے تو صاحب بہادر کو ہوش آیا - خدا کے چونکتے ہی میمصاحبہ کو کشاں کشاں عدالت میں لے گئے کہ یہ کیا اندھیر ہے کہ ہم تو خون پسینہ ایک کرکے روپیہ کمائیں اور میمصاحبہ بڑی بیفکری کے ساتھ اونہیں غیروں کے بھینٹ چڑھائیں - صاحب بہادر لیڈی صاحبہ کو ہندوستان چھوڑ کر ولایت چلے گئے تھے وہاں سے بہت کچھ خرچ بھیجتے تھے مگر لیڈی صاحبہ نے خوب گلچھرے اڑائے اور کچھ روپئے اپنے بھائی صاحب کی نذر کئے - صاحب بہادر جب یہاں آئے تو قرضخواہوں نے تقاضے شروع کر دئے - اب صاحب بہادر بہت سٹپٹائے کہ روپیہ تو میں بھیجتا رہا - پھر یہ تقاضے کیسے - مقدمہ دائر کیا - تو میمصاحبہ کے بھتیجے سے الجھ پڑے - سر عدالت صاحب بہادر کو زمین پر پٹک دیا اور میمصاحبہ نے کچھ صلواتیں سنائیں - عدالت نے دونوں کی گھرکی کہ آپس میں تو تم جو چاہے جنگ مارو مگر تم عدالت کی آداب کا لحاظ نہیں کرتے - یہ بے تہذیبی معاف نہیں ہو سکتی اور توہین عدالت کا الزام عاید ہوگا - اب میم صاحبہ بہت سٹپٹائیں - کہا یہ ایک فتنہ و فساد شوہر سے ذکسیوں سے بچا جز الیقین - مگر عدالت کا ارادہ بہت زبردست ہے - اس سے کسی طرح نہیں نکل سکتیں -

امور مصلحت خویش خسروان دانند

پہلے تو یورپین اخبارات نے روسی مخالفت کے جوش میں بہت کچھ لکھ مارا کہ جاپان والوں نے روس پر بڑا رحم کیا ورنہ یہ اپنی ضد پر اڑے رہتے تو روس سے بہت کچھ تاوان جنگ دلوا لیتے - مگر اب وہ بھی اسے تسلیم کرتے ہیں کہ گو بظاہر جاپان نے ظاہر طور پر بڑی عالی ہمتی اور دریا دلی دکھلائی ہے مگر حال اسکا بھی پتلا ہو رہا تھا اور اسے خود یہ فکر پڑی کہ کہیں اس لڑائی سے جلد رہائی ہو تو اچھا ہے ورنہ ہماری چھوٹی سی سلطنت مصارف جنگ ہی کے بھینٹ چڑھ جائیگی - مگر بعض اخباروں نے جو یہ لکھدیا کہ جاپان نے اسقدر تحمل کیوں کیا پھر ایسا موقع کب ہاتھ لگ سکتا ہے اسوقت جو کچھ روس سے وصول ہو سکتا تھا کیوں نہ لیا تو رعایائے جاپان بڑے پیچ و تاب میں پڑگئی - وہ بیچاری کیا جانے کہ ہم میں کتنی جان باقی ہے اور اخراجات کا یہی حال رہا تو ہم کب تک زندہ رہ سکتے ہیں اونہوں نے شور مچانا شروع کیا کہ ہماری گورنمنٹ عجب بیوقوف ہے ہم تو فتوحات کی خبر سنکر اسلئے خوش ہو رہے تھے کہ مال تاوان بہت کچھ ہمارے ہاتھ لگیگا اور اخیر تک ہمیں فتح بھی حاصل ہوتی رہی مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات - اس خیال سے جاپان میں عام طور پر بغاوت پھیلی ہوئی ہے - جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور کارہائے صلح پر نکتہ چینی ہو رہی ہے ایسی مخالفت سے خوف ہے کہ بغاوت نہ ہو جائے - ٹوکیو میں ۵ ستمبر کو مخالفت صلح میں ایک جلسہ ہوا - تقریروں سے رعایا کا جوش و روز بڑھ گیا اور سرکاری عمارتوں کے منتظر پر حملہ کر دیا - اسکی وجہ یہی ہے کہ وہ مصلحت ملکی سے ناواقف ہیں - اور گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ اسکا ...

جنوبی افریقہ کے مظلوم ہندی

ہندوستانی تاجروں نے ڈچوں کے عہد سلطنت میں ٹرانسوال میں جاکر جو ترقی حاصل کی اور سیر حاصل برٹش گورنمنٹ کے وہاں پہنچتے ہی پانی پھر رہا ہے آئے دن نئے نئے قوانین ہندوستانیوں کی تباہی کے جاری کئے جاتے ہیں - اور اونپر بہت سختیاں ہو رہی ہیں ٹرانسوال کے علاوہ نٹال وغیرہ مقامات میں بھی ہندوستانیوں کو اس سے پہلے بہت حقوق حاصل تھے اور وہ بڑی آزادی کے ساتھ وہاں تجارت کرتے تھے مگر انگریزوں سے انکی ترقی دیکھی نگئی اور غریب ہندیوں کو تباہ کرنے کے درپے ہو رہے ہیں - تعجب تو یہ ہے کہ ہماری انصاف پسند گورنمنٹ سراسر بے انصافی سے کام لیکر انگریز تاجروں کی ہر بات مانتی ہے اور انگریزوں کی ظالمانہ اور وحشیانہ کارروائی کو قانونی مدد پہنچاتی ہے اسکے متعلق وہاں ہندوستانیوں نے بہت سی شکایتیں کیں مگر کوئی داد دینے والا نہیں - ہندوستان کے منصف مزاج حکام بھی جنوبی افریقہ کے انگریز تاجروں کی بیجا سختیوں کی شکایت کرتے ہیں - رتناگیری کے کلکٹر بہادر لکھتے ہیں کہ جنوبی افریقہ کے تجارتی میدان نے یہاں کے مسلمانوں میں ترقی کا جوش پیدا کر دیا تھا - اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ جو ملک ہمیشہ غریب رہتا تھا وہاں ہر سال لاکھوں روپئے جنوبی افریقہ سے آنے لگے - ہندوستان کیلئے یہ بہت خوشی کی بات تھی مگر دو سال کی رپورٹوں سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ جہاں ہر سال دس لاکھ روپئے آتے تھے وہاں دو لاکھ آئے ہیں - بہت سخت تعجب ہے کہ گورنمنٹ اپنے تمام منصفانہ اصول کو فراموش کرکے کیوں ان سختیوں کو روا رکھتی ہے کیا وہ یہ نہیں چاہتی کہ ہندوستان آسودہ ہو -

... اصلی لڑائی میں ... وہ ... سے کام لیا - اور ملک کو ... [illegible]

معرکہ آرائی

ڈگ ڈگ ڈگیا کہ ڈگ ڈگا ڈگ

اے ہوت میاں پنچ ۔ وعلیکم السلام ۔ ۔ السلام علیکم خدا کی مار جھوٹوں پر ۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اللہ کی شان خوب آپکی سمجھ ہے ۔ ارے بھئی آپ تو مسلمان تھے آپکو تو ضرور خیال فرمانا چاہئے گر چھوڑ دو ۔ ہٹ جاؤ بس بس غصہ ایسا آگیا غڑپ کر جاؤنگا ۔ آنکھوں سے دور ہو جاؤ ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۔ کہیں آپ چند دیوں کی مجلس میں تو نہیں بیٹھے ہوئے تھے ۔ بھنگ پی تھی یا گانجہ کا سونا تھا ۔ ایسی واہیات خبر شائع کی کہ دماغ پاش پاش ہو گیا ۔ اتر سنگھہ اور کھوتا رام کی باتیں نہیں یقین کامل تک پہنچا دیتی ہیں ۔ بیل کے طاقوں کا حال آپنے دیکھا ہوگا یا خواب کی سمجھ کے سامنے تھے ۔ خاموش ہو [illegible] کی باتیں سنی ہیں ۔ ماشاء اللہ چشم بد دور اے ہوت میاں ڈبل پیٹو لو حلوا گرما گرم ۔ ڈکارنا نہیں نہیں تو غلط [illegible] ہم گریدوں گا ۔ لو سنو گنگا اوپی نہیں [illegible] بلکہ جہانگیر بھی مسلمان کرے گی ۔ کان کا میل نکالئے ایک لگے کا خون کر دیجئے ۔ کیونکہ انجانے کی خبر کو ایسی ویسی خبر نہیں بلکہ یہ پختہ خبر ہے ۔ لاڑکانہ علاقہ سندھ میں نہ تو کوئی مسلمان آریہ ہوا اور نہ اسقدر کوئی فرقہ بھی آریہ ہوا جسقدر بتایا جاتا ہے ۔ ہاں چند ایک ہندو لوگ آریہ بنائے گئے ہیں اگرچہ وہ لوگ مسلمان تھے ۔ تاہم [illegible] ہندوستان کے مورخ لاڑکانہ میں آدھی [illegible] تھے ۔ ان میں سے چند ایک [illegible]

بانی ہیں سفیر انجمن اشاعت اسلام جھنگ ۔ دوم مولانا مولوی محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہوری سوم مولانا مولوی نبی بخش صاحب حکیم رسول نگر چہارم حکیم ڈاکٹر مولانا مولوی احمد حسین سفیر انجمن حمایت الاسلام سکیت ۔ ان مولویصاحبان نے علی الاعلان نوٹس دیا کہ جسکو اسلام کے مقابلے پر کچھ اعتراض ہے پیش کرے مگر کوئی مرد میدان نہ نکلا اور تنگ ڈگ ڈگیا کہ ڈگ ڈگا ڈگ کرتے ہوئے اسلام کی فتح ہوئی ۔ ایک نہیں دو ایک اعلی سے اعلی درجہ کے اجلاس ہوئے اگر آپ ہوتے تو آپ کے منہ میں بھی پانی بھر آتا ۔ خیر انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ یہ آپکی خبر ہے سنئے میاں پنچو ۔ اُن لوگوں کے نام یہ ہیں جو آریہ ہوئے اور آریہ ہونے سے پہلے کے یہ نام ہیں اور اب بھی یہی نام ہیں ۔ اول لیلا رام ولد خاکلداس ۔ دوم موتا رام ولد خاکلداس سوم بہار سنگھ ولد موتا رام چہارم پیتھو رام ولد [illegible] رام پنجم موتی رام ولد [illegible] ہوئے ۔ ششم میں داس ولد موتا رام ہفتم تت رائے ہشتم بھیرومل ۔ نہم کشن چند ۔ دہم شادا یازدہم چندی رام دوازدہم حقیقت رائے سیزدہم شوکت رائے ۔ چہاردہم سہامت رائے پانزدہم علیدن داس شانزدہم تنجرداس ہفدہم علی رام ہژدہم صاحب رائے نوزدہم کھیمو بستم مانت رائے ان ناموں سے بھی ظاہر ہوگا کہ وہ ہندو اول ہی سے تھے بلکہ ان کے باپ دادا بھی اسی طرح پر تھے ہاں یہ بات تھی کہ وہ ہنوز مسلمانوں ہی میں شمار تھے اور نہ ہندوؤں میں ۔ تمام رسوم اور تحقیق ہندوؤں کی تھیں ۔ کلمہ وہ نہیں پڑھتے تھے [illegible] روزہ حج زکوۃ کے نام سے [illegible]

واقف تھے پھر انکو مسلمان کہنا کسقدر [illegible] ہے اور پھر آپ جیسے فہمیدہ آدمی کی تحریر اور بھی غضب ڈھاتی ہے ۔ خیال سے تحریر کرنا چاہئے ۔ ایسی خبر تحریر فرمایا کریں ۔ والسلام علیکم ۔ پرمین کے آر [illegible]

الراقم [illegible]

ہو رہی ہیں جسکی غفلت سے تباہ
کسلئے بیدار پھر ہوتے نہیں

مستحق حضرات غربا نادار طلبا جو آپنے اوطان کو خیرباد کہکے تحصیل علم میں خانہ بدوشی اختیار کئے ہوئے ہیں اور محتاج و مساکین ہیں نکھو ۔ ناکارہ ہوئے منتظر ہیں اللہ میاں کے بھیجنے کے اگر کوئی کام کاج کریں تو البتہ روپیہ آٹھ آنہ حاصل کریں صرف محنت کی تکلیف سے محفوظ رہنے کو لے منہ کھولے بیٹھے ہیں ۔ گھر میں وسعت جو نہ ہوئی سوال کرتے ہیں ۔ ہم میں اکثر ایسے باہمت حضرات ہیں جو لاکھوں روپیہ صرف کرنے سے دریغ نہیں کرتے ۔ خصوصاً ہمارے روز مرہ شادی بیاہ میں ہزاروں روپے برباد کرتے ہیں اور وہ خدا کے سخاوت جاتے ہیں کہ حاضرین میں سے ہر ایک سیراب ہو جاتا ہے ۔ اگر ابھی توجہ اس جانب کریں تو ایک عظیم الشان اسلامی فنڈ قائم ہو سکتا ہے جس سے ان غربا و [illegible] گروہ کا انسداد ممکن ہے ۔ ورنہ شاید دیکھی مدارس جاری ہوں ۔ غربا کو مذہبی تعلیم و علوم مغربیہ کی تعلیم دیجائے ۔ اول الذکر کی آتش [illegible] آشوب زمانہ میں اشد ضرورت ہے اور دوسرے علوم کا [illegible] مسلمانوں میں [illegible]

ہو رہا ہے اور سر تا سر موجزن ہو۔ سات کروڑ اہل اسلام میں
ایک بھی ایسا فنڈ نہ ہو عبرت و حیرت کی جگہ ہے۔ پارسی
قوم جو بلحاظ تعداد مسلمانوں کے پاسنگ بھی نہیں انمیں
بہی ایک پارسی فنڈ ہے صرف ہمارے شہر بمبئی سے
خاص قیامت سے دو ہفتہ زیادہ آباد ہے اسقدر
زکوٰۃ نکال جاتی ہے کہ لاکھوں روپیہ تک نوبت
پہنچتی ہے۔ یہ زکوٰۃ احتیاط اور عمدہ طریقہ سے خرچ
کیجائے تو ہمیں فوائد کثیر حاصل ہو سکتے ہیں اور ہم
دیکھیں گے کہ چند روز میں ان عیب مشکوں
کی جماعت میں کسقدر تخفیف ہوتی ہے۔ حال میں
ہمارے شہر کے ایک فیاض رئیس نے تین لاکھ
روپیہ پرنس آف ویلز صاحب کی یادگار میں جو
باغ بنیگا عنایت کئے ہیں اگر یہی رقم کثیر اسلامی
فنڈ یا کسی اور قومی کام میں بطور یادگار شہزادہ
صاحب صرف کیجاتی تو کیا ہی اچھا ہوتا جس کو خود
شہزادہ صاحب بلکہ غیر قوموں کو بھی اسلامی اخوت
اور اطاعت حاکم وقت کا پتہ لگتا۔ اگر اسقدر ہمت
ہوتی تو رونا کاہیکا ہے۔ ہم بھی پنچ بہادر کے اس
مضمون سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس عجائب خانہ میں
ان غفلت شعار امرا کی تصویر بطور یادگار رکھی
جائے جو ناموری کے نشہ میں مخمور ہو کر قومی
خیر خواہی کا خیال نہیں رکھتے۔ اور صاحب ہی ان
روسی پتلون کی یادگار بھی نصب ہو کہ باوجود سب
کچھ ہونے کے ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ خدا کی غفلت
و عمدہ جو اور حسینکا خون رگوں میں موجزن ہو۔
ہمارے روسا کو عشرت پرستی نفسانی خواہشوں
سے فرصت تو ہولے جو اس طرف توجہ کریں۔ اپنو
آرام سے گذرتی ہے عاقبت کی خبر خدا جانے کے
مصداق بیٹھے ہوئے ہیں کمبخت کھیت باڑی اور
سفید گلی کی تیلیوں سے تو خالی ہوتی نہیں جیلو
لیکر ہم کہ ... فقیر قوم میں ... تو دیتے ہیں

وہ خدا سے چاہتے ہیں کہ ہماری قوم جاہل ہے
اور ہماری بے۔ بعض کہتے ہیں تو انکو اس ہم
عقیدہ کے سامنے سنا کیوں ہے۔ متمول لیس کے دروازے
بے کھلے سائل آیا تو ایک آدھ پیسہ دیکر ٹلا دیا
اور سمجھ گئے کہ مدت العمر تک ہنسے اسے خوش
رہنے ہی۔ اور سچ پوچھئے تو عادت بگاڑ دی کر دوبارہ
آکر دق کرتے ہیں۔ یہ سنکر از حد خوشی حاصل ہوئی
ہے کہ ہمارے شہر کے نامی و ہر دلعزیز رئیس نوابزادہ
نصراللہ خان صاحب نے اسطرف اپنی توجہ مبذول
کی ہے۔ اور پکا ارادہ اسکے متعلق ایک انجمن
قایم کرینگا ہے ہم بصدق دل دعا کرتے ہیں کہ
خدا انکے ارادہ کو برکت عطا کرے بیشک جسکے
پہلو میں باہمیت عمل ہوگا۔ وہ ضرور قوم کی حالت
دیکھکر متاثر ہوگا۔ پروردگار عالم دوسرے روسا کا بھی
اس جانب مائل کرے۔ بیشتر ناظرین ممکن ہے کہ
اثناء مضمون میں غلطی ہوگئی ہو آپ اس الطاف
کریمانہ کے بعد تو معاف کرینگے اور پنچ بہادر کے
لایق نامہ نگاروں سے استدعا کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ
اس مجلس پر طبع آزمائی فرما کر مرہون منت کریں

راقم ف

قوم کو اپنے ترقی ہو سدا
ہے خدا سے یہ دعا صبح و مسا

بقلم حضرت لسان الصدق ایڈیٹر

دو گھڑی بیٹھ کے سن لیجئے بندہ پرور
بعد مدت کے سناتی ہوں فسانہ دل کا

شہسوار میدان ظرافت۔ رہ نوردِ راہِ مروت جناب
پنچ بہادر دام ظلہ۔ لیجئے۔ تسلیم کی بوچھاڑ۔ بندگی
کی جھڑی۔ سلام علیک کی گرما جوشی کرکے آپ کو
ساون بھادوں کی بہار ۔ بارش تو برسے دکھاتا ہوں

یہ وہ مہینہ ہے جسکے ... کا چپہ چپہ سبزہ زار
ہے۔ اگر آپکے ... جا بجا سبزہ ... ہو تو
بھی بہتی گنگا میں ہاتھ دھو ڈالئے۔ ورنہ کیا بہار
بے خزاں کا ... آدمی جیسے پانی کا بلبلہ تو سمجھ
کی جوڑی جیسی گھڑی گذری اس سے کچھ وہی دل
آشنا ہوگا جسنے نہ ادنیٰ سو گرما گرمی اور بہار
ایک دفعہ بھی دو گھڑی اپنے منظور نظر کے ساتھ
بسر کی ہوگی ہاں ان صاحبان سے معافی چاہتا
ہوں جو ساون سوکھے نہ بھادوں ہرے۔ ورنہ
بلبل طبیعت والے برسات کا لطف سنکر بجلی کی طرح
تڑپ جاتیں تو بجا تھا۔ ورنہ عاشق دلوں سے
پوچھا چاہئے کہ جو پردیس پر بلطف موسم اس
بلا کے گذارے ہیں اور سب سے زیادہ بدنصیب
کون شخص نہیں جسکو فلک کج رفتار اس فصل بہار
میں بے یار و بے یار کرے اسے داغ دل بلبل
شیدا ٹھہرے ہوں کیونکہ یہ فصل گل میں بھی نظر
خانہ صیاد آیا۔ خیر ساون کے دن تو جیسے بنے
کاٹے مگر بھادوں کی بھرن سے عالم تنہائی کی
چھت جا بجا سے ٹپکنے لگی کہ حضرت دل کا خانہ
صبر و شکیبائی میں ہر تا مشکل ہو گیا۔ پیر کیا
تھا حضور۔ اینجانب ہاتف سبکلیں بکر شہر فیض آباد
جو کہ بلحاظ آبادی صوبہ اودھ میں دوسرے درجہ
پر دریائے سرجو کے کنارے آباد ہے جا پہنچے
اور کسی پٹواری کی طرح کہ یہ بڑے قدموں سے
بے ترتیب اندازی شروع کرکے اور اوراق خسرہ چشم
کی خانہ نگاہ سے خانہ پری شروع کردی یہاں کی
دو عالیشان عمارت مقبرہ بہو بیگم و مقبرہ نواب
شجاع الدولہ مشہور اور قابل دید ہیں۔ اسوقت
یہ شہر بترتیب جلسہ جنم اشٹمی رشک گلزار بنا
ہوا تھا ایسے وقت میں اگر شداد اور جو کھنچ آتا
تو باغ ارم کا نقشہ بھول جاتا۔ ہر ایک ...

دیکھنے پر یوستان سے راجہ اندر کے اکھاڑے سے
کم نہ تھا۔ ہر قوم و ملت کا آدمی بغیر کسی مذہبی روک
ٹوک کے ہر ایک مندر کے اندر جاتا اور ناچ رنگ کا
تماشہ دیکھ سکتا تھا۔ یوں تو اس موقعہ پر دس بارہ مندر
آراستہ و پیراستہ تھے مگر صرف دو مندروں
میں اچھا جلوس تھا۔ ایک مندر میں گو انتظام
روشنی وغیرہ اچھا تھا مگر جگہ تنگ بہت و
رو دل لبیار کا مصرف تھا۔ آدمیوں کی کثرت
ہجوم نے اسکو بلیک ہال بنا دیا تھا جس سے تمام
مزا کرکرا تھا۔ دوسرا مندر جو کہ ٹھاکر چھ کے نام
سے موسوم ہے کشادہ اور بڑا اچھا تھا۔ اول تو وہ
اس قطع سے بنا ہے کہ راہ چلتا بھی وہاں سے لطف
اٹھا سکتا ہے۔ مندر سے سے انتظام بہت اچھا تھا
ہر ایک شخص کی خواہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو بڑی
آؤ بھگت کیجاتی تھی۔ پان چھالیہ۔ الائچی وغیرہ
سے متواضع ہوتے تھے۔ منتظمان مندر کی اسی
مہمان نوازی کے سبب میں اس مندر کو سب
پر فوقیت دیتا ہوں۔ گو ناچ رنگ میں بہ نسبت
اور جگہ کے یہاں کوئی خصوصیت نہ تھی۔ ۹ مہر
ستمبر کی شب کو آخری جلسہ تھا۔ اور آٹھویں
دن تک ہر جگہ محفل رقص و سرود بڑے شد و
مد کی گرم رہیں۔ ادھر جلسے برخاست ہوئے اودھر
ما بدولت بھی اپنے سٹیشن کو دیکھنے کی ٹرین
سے بیرنگ واپس ہوئے۔

بقلم

اجی جاتے ہیں میکدے سے میر
پھر ملیں گے اگر خدا لایا!!

راقم

منظر سہسوی
ویٹرنری اسسٹنٹ
ضلع سلطانپور

نیم حکیم خطرۂ جان

پہنچ بہادر بہت! پہنچ بہادر بہت! ذرا اونچی
آواز سے۔ بہت! آواز کون ہیں ہم ہیں۔
ہم چہ معنی دارد۔ ہم آخر کون آدمی جن بھوت
پریت۔ بھئی ہم آدمی ہیں مگر معجون مرکب۔
از فرشتہ سرشتہ و ز حیوان۔ خیر تو پھر کہاں سے
رونق افروزی ہوئی۔ بندۂ درگاہ تو سیاح
ہیں۔ کبھی لکھنؤ کبھی دہلی کبھی مدراس کبھی
لندن۔ جہاں دیکھو ہم موجود جہاں دیکھو۔
ہمارے پرچے۔ جدھر دیکھو ہماری ہی صورت
نظر آتی ہے۔ لیکن اسوقت تو ذرا جناب ریاست
حیدرآباد دکن کی مغربی سرحد میں سیر کر رہے
ہیں۔ گلبرگہ اور حیدرآباد کے درمیانی حصہ
میں ایک دلکش مقام شاہ ٹڈور میں جانے کا اتفاق
گزر ہوا۔ جو نواب عبد العلی خان بہادر خلف
نواب شمشیر جنگ بہادر مرحوم کی جاگیر ہے۔
اگرچہ وہاں کے بازار کا کچھ حصہ آباد ہے
لیکن ہم کو وہاں کی معمولی آبادی کے نظر
کرتے صرف اسقدر کہنا ہے کہ انتظامی حالت
بالکل خراب ہونے کے علاوہ بازار میں
سڑک تک نہیں۔ اور موسم بارش میں
راہ چلتوں کی ایسی بُری حالت ہوتی ہے
کہ تو بہادہ قطع نظر اسکے وہاں کوئی دواخانہ
سرکاری نہیں ہے۔ اور علاوہ اوس کے علاوہ
بچشم خود وہاں کے حسرت سوز حیرت انگیز
واقعات دیکھے ہیں پر وہیاتی نیم حکیم خطرۂ
جان اکثر جمع ہیں اور وہاں کے بیوقوف
محض لوگوں نے اون کو بقراط ثانی تصور
کر لیا ہے۔ چنانچہ عبد الغفور نامی ایک
رفو گر ساز جو اپنے ایک سوال مرض سے بڑھ کر

تصور کرتا ہے بلکہ ارض چڑھے والے کے ورم خصیہ
کا علاج کیا۔ یا بیچارہ پہلے ہی کلائی ورم فوطہ کو
تنگ تھا اب وہ چند بار کا متحمل ہونا پڑا۔ دل لگی
دیکھئے کہ میاں غفور نے کہیں جا کر کسی ڈاکٹر کا
نشتر دیکھ لیا۔ اور یہ سمجھ لیا کہ یہ خصیتین کی چیر
پھاڑ کے لئے مخصوص ہے۔ پھر اپنے ہاتھوں سے
لوہے کا ایک نشتر تیار کر لیا۔ اور احمق الذی نے
چڑھے والے کے خصیتین پر دست شفقت
پھیر دیا۔ غنیمت تو یہ ہوا کہ جوتوں کی خبر نہ لی
وہ بیچارہ تکلیف کی شدت سے بیہوش اور
صاحب فراش ہو گیا تو حکیم عبد الحفیظ صاحب کو
بلدۂ حیدرآباد کے تعلیم یافتہ ہیں اتفاق سے
یہاں وارد تھے اون کے علاج سے صحت ہوئی
اگر سنئے ابراہیم دلو چھا صاحب ۱۱ سالہ
کو غلبۂ صفراوی وجہ سے دو چار دستے ہوئی ڈشکرن
حکیم اور غفور نے باتفاق یہ تجویز قرار دی کہ
اسکو مسہل دینا چاہئے چنانچہ حب السلاطین
دو مثقال دیا گیا۔ اوس پر بھی کوئی عمل نہ ہوا۔
تو دو دفعہ جمالگوٹہ روغن بید انجیر
و سفوف برگ سنا ملا کر چٹا دیا گیا۔ پھر بھی عمل ندارد
نتیجہ یہ ہوا کہ چار گھنٹے میں مریض نے انتقال
کیا۔ آہ۔ ایک سنئے حکیم جی ماماسے اپنی جورو
کی شرکت سے حاجی محمد و م صاحب سوداگر کی
صاحبزادی ۵ سالہ کی دانتوں کے درد کو روکنے
کے لئے سنکھیا لیپ لگا دی جب اسکا اثر
دماغ پر ہوا۔ جنون ہو گیا۔ حکیم صاحب کی صرف
کی حسن تدبیر سے کہیں صحت ہوئی۔

(باقی آئندہ)

راقم

ع۔ د
از شاہ ٹڈور

قابل توجہ ڈپٹی کمشنر شملہ

ہر شخص کو واجب ہے کہ وقائع نگاری کو خبث سلیم اور غائرے جسمیت سے اوسکی پوری جانچ کیجاوے تیز طرفداری کا کسی فیلنگ پارٹی کی طرف ہونی چاہیے ہمنے ہمیشہ واقعات کے جانچ کرنے کے بعد قلم اوٹھایا یہی وجہ ہے کہ جو ہمارے مضامین پبلک اور گورنمنٹ کی نگاہوں میں وقعت رکھتے ہیں۔ اور ہمنے آجتک کسیکو ایسا موقعہ دیا کہ وہ ہماری بات کا نام بھی لے سکے۔ بڑے بڑے عہدہ دار اور حکام لوگ ہمارے مضمون دیکھتے رہتے ہیں۔ صرف مفروض ہے کہ ہماری نسبت کہیں اترا تر ہمارا قلم چلا یا ہو۔ مگر جب واقعات بد نظر ڈالتے ہیں تو سوائے سچائی اور رعایا داری کے اور معقول وجوہات کو اور کچھ نظر نہیں پڑتا عرصہ ایک ماہ سے ہمارے پاس ریاست منڈی کے حالات بہت زور کے ساتھ آرہے ہیں مگر ہم کسی خاص وجہ سے خاموش ہیں پیشتر جس قدر وہاں کے واقعات کی معلومات ہمکو ہوتی وہ گورنمنٹ پر ظاہر کردی۔ گو یہ ہم جانتے ہیں کہ وہاں کے مسلمانوں پر سخت ظلم ہوا لیکن جس امر کا ہم ثبوت ڈھونڈتے ہیں بدقت ملجانے کے لکھ سکتے ہیں۔ البتہ ریاست نالاگڈھ کے متعلق جسقدر بھی زور کے ساتھ لکھیں تھوڑا ہے کیونکہ وہاں کے واقعات اور صحیح معلومات ہونے کے علاوہ تحریری ثبوت بھی بہت کچھ رکھتے ہیں پیشتر ڈپٹی کمشنر صاحب شملہ کو وہ واقعات دکھائے ہیں کہ جن اہلکاران ریاست نے راجہ صاحب کے مشیر اور مصاحبوں سے ملکر خزانہ کا روپیہ پانی کی طرح بہایا اور خوب مزہ اوڑایا اور کئی لاکھ روپیہ کی ریاست کو مقروض بنادیا

ہمارے متواتر لکھنے پر ڈپٹی کمشنر شملہ نے جو رپورٹ جانچ کی کی جو ٹھیک واقعات پر مبنی ہے مگر افسوس جیسے والی نالہ گڈھ نے ہوش سنبھالا۔ اور گدی پر قدم رکھا۔ انتظام کی طرف انگڑائی لیکر کروٹ تک بھی نہ لی۔ اور نہ کبھی اونکے دلمیں جانا کہ اور رعایا پر رحم کا خیال تک آیا۔ اپنی عمر کا آدھا سے بھی زیادہ حصہ عیش و عشرت میں صرف کیا۔ اب اگر رعایا والئے کوئی امید انتظام کی رکھے یہن کرے تو بالکل فضول ہے البتہ اوس وقت ممکن ہو سکتی تھی جبکہ راجہ صاحبکو خود ہی بہت تعلیم کی شدھ بدھ ہوتی کیونکہ شروع ہی سے مشیر اور مصاحبوں کی رائے سے کام کیا۔ تو اس ضعیف العمری میں وہ اپنے دماغ سے کیا کام لے سکتے ہیں۔ ریاست کے مقروض ہونیکی یہی وجہ ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب شملہ کو مناسب ہے کہ ایسی حالت میں راجہ صاحب کی گذران کے موافق جیب خرچ مقرر کر کے گدی سے الگ بٹھادیں۔ بہرحال راجہ صاحب کو تو اپنے عیش و آرام سے کام رعایا کے مزے لوٹے جائیں۔ تھوڑی سی زندگی جو باقی رہ گئی ہے وہ بھی آرام سے گذر ہی جاویگی اور پھر گورنمنٹ کی ناراضگی کا باعث بھی نہیں ہو سکتا اور رعایا کو بھی شکایت کا موقعہ نملیگا۔ کنور جگندر سنگھ صاحب آپ بھگت لیں گے۔ اسوقت ریاست نالہ گڈھ میں تخفیف کا قانون بہت تیزی سے جاری ہے پھر رئیس کی فضول خرچی ہے۔ مگر کس قدر غفلت کی بات ہے کہ یہ قانون بھی خاص غریب کم تنخواہ والوں کے لئے ہے۔ کبھی تخفیف کے قانون کا اثر بڑی تنخواہ والوں پر نہ پڑا۔ اگر ان کی نصف تنخواہ کی کمی کیجائے تو غریبوں پر بھی اسکا اثر نہ ہو اور نہ غریبوں کی روزی کا مدار بند ہو کر

راجہ صاحب کے مشیر اور مصاحبوں کی بدولت ریاست کو عارضہ قرضہ نے ایسا دبایا کہ چھٹکارا دشوار ہے (باقی آیندہ)

نوٹ:۔ ہمارا دورہ ۹ ماہ حال کو شملہ ہوگا اور دو ہفتہ تک رہیگا جس میں ریاست منڈی اور نالہ گڈھ کے چند واقعات کی نسبت تحقیقات کرینگے (باقی آیندہ)

راقم: زیڈ۔ این۔ آفت۔ از بوڑھانہ

کوہ مری:۔ بتاریخ ۷ ستمبر بوقت شب بورڈ سکول کے ہال میں مسلمانان مری کا عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں جناب قاضی فتح محمد صاحب ہیڈ میر منشی آرمی ٹیوشن اسٹیبلیشمنٹ کوہ مری نے قابل تعریف لکچر دیا جسکا مدعا یہ تھا کہ ہماری قوم کو اسوقت اتفاق باہمی۔ ہمدردی۔ محبت اور کوشش کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ ترقی دنیا اور بہبودی آخرت ہو۔ اور یہ کہ فرقہائے اسلام کو آپس کے بحث و مباحثات قطعی چھوڑ کر اسلام کی حمایت کرنی چاہئے۔ اسلام کو مخالفوں کے حملوں سے روکنا چاہئے۔ تمام قوموں سے محبت اور مروت سے پیش آنا چاہئے اور دولت برطانیہ یعنے اپنی عادل مہربان گورنمنٹ کی وفاداری اور جان نثاری میں ہر وقت عمل اچھا رہنا چاہئے۔ اور سب کو اپنا مذہبی فرض جاننا چاہئے لائق و فائق لکچرار نے عجیب تسخیر قلوب رکھا ہے اور مسلمانان مری کے دلوں میں جوش قومیت تازہ ہو رہا ہے۔ اور تجویز ہے کہ باقاعدہ سلسلہ قاضی صاحب کے لکچر سننے کا کیا جائے۔

راقم

شیخ عبد الغفور وینڈر برادرس۔ حافظ فضل حق

وغیرہ مسلمانان کوہ مری

زینت شباب

خضاب والون کی لن ترانیون اور سب یقین خضاب کی شکایتون سے مابدولت کا ناک مین دم آگیا تھا۔ کسیکی تو یہ شکایت تھی کہ چند ہی روز مین رنگ بھورا پڑ جاتا ہے۔ اور کسیکی یہ شکایت کہ اگر ایک ہفتہ لگانا بھول جائین تو ڈاڑھی شریف پر ایسی خاک اُڑنے لگتی ہے جیسے کسیکے چہرہ پر دقیانوسی زردی کی پھٹکار پڑ گئی ہو۔ یہ شکایت تو بالعموم تھی کہ شیشی نمبر اول کی بدبو بھی نمبر اول کی ہے۔ بال تو کالے ہو جاتے ہین۔ مگر دل بھی جل کے کالا کوئلہ ہو جاتا ہے۔ غرض یہ کہ متواتر شکایتون نے مابدولت کے دماغ کو ہلا دیا تھا۔ آخر گھبرا کے خود اس فکر مین مستغرق ہو گئے۔ مثل مشہور ہے جو یندہ یابندہ۔ خدا کے فضل سے ہماری کوشش مین کامیابی ہوئی۔ ہمارے نزدیک جھوٹی تعریف حیفی بچون اور نطفہ حرامون کا کام ہے۔ سارا زمانہ جانتا ہے کہ اگر لاکھ روپیہ کا بھی فائدہ ہو تو انشاء اللہ تعالے بے بنیاد فقرہ آپنے قلم سے ہرگز نہ نکلیگا۔ لہذا ناظرین کے اطمینان کیلئے اتنا لکھ دینا کافی ہوگا کہ ہمارے خضاب نمبر اول کی بدبو بہت بلکہ نہایت کم ہو گئی ہے۔ اور پھر خوبی یہ کہ تمام خضابون سے ڈبل یعنی شیشی ایک ایک اونس کی۔ اور قیمت ۱؎ معہ محصول ڈاک عہ۔ پسند نہ ہو تو واپس کر دو۔

المشتہر منیجر

جاسوسون کی رپورٹین

ایم ٹائلینڈر سفیر فرانس نے گذشتہ پنجشنبہ کو سلطان مراکو کی خدمت مین اعلان جنگ پیش کیا۔ اور مطالبہ کیا کہ الجیریا کی ایک رعیت کو گرفتار کرنے کے معاوضہ مین گورنمنٹ مراکو میعاد معینہ مین مطالبہ ادا کرے ورنہ بیجا کارروائی کی معذرت پیش کرے۔

صلح کے وکلاء نے میعاد مقررہ تک جنگ موقوف رکھنے کی درخواست پر دستخط کر دیے ہین۔ مگر تا وقتیکہ صلحنامہ پر دستخط نہ ہون جنگ کی حالت مین ختم نہ تصور کیجائیگی۔ سنا گیا ہے کہ دو شنبہ کے روز صلحنامہ پر فریقین کے دستخط ہونیوالے تھے۔

فرنچ اخبارات مظہر ہین کہ موجودہ معاہدہ برطانیہ و جاپان بہ نسبت جنگ برپا کرانے کے صلح آمیز اور امن قائم کرانے والا ثابت ہوگا۔

چینیون کی ایک جماعت نے بمقام کیلفانٹین واقع ٹرانسوال مین ہندوستانی مزدورون پر حملہ کر دیا اسوقت چینیون نے چھریون کا استعمال کیا تھا ایک کو ہلاک کیا تین سخت زخمی ہوئے ۲۰ چینی گرفتار کر لئے گئے۔

ایک تازہ خبر مین ظاہر کیا گیا ہے کہ آخری مسئلہ متنازعہ فیہ کا تصفیہ ہو گیا ہے۔ ہر دو فریق نے قبول کر لیا ہے کہ نہ جزیرہ سخالین پر اور نہ خلیج لاپیروز پر مورچہ بندی کیجائیگی۔

شہنشاہ جاپان نے پریسیڈنٹ روزویلٹ کا دلی شکریہ ادا کیا۔

اعلیحضرت مظفرالدین شاہ ایران مقام پیٹرہاف (روس) مین مدعو کئے گئے۔ زار روس نے شاہ کا جام صحت نوش کیا اور کہا مجھے ذاتی طور پر ایران سے قدیمی تعلق اور سروکار وابستہ رہنے کی بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ شاہ نے بھی جام صحت کا جواب ادا کیا اور کہا کہ جس تپاک سے میرا استقبال کیا گیا ہے اوس سے مجھے بہت بڑی خوشی حاصل ہوئی۔

اپڈر بازول مین عالمگیر آتشزدگی واقع ہوئی۔ یونانی آرمنی بلغاری اور یہودیون کے مکانات جل گئے۔ بیشمار آدمی جل مرے۔

مقدونیہ مین بجلی باغی جماعتون کی شورش کے آثار ظاہر ہو رہے ہین لہذا اونکی سرکوبی کے لئے اعلیحضرت سلطان المعظم نے ترکی رویف کو مزید حکم کا منتظر رہنے کی تاکید کی ہے۔

۵ ستمبر ۳ بجے ۴۰ منٹ دن کو روس و جاپان کے معاہدہ صلحنامہ پر دستخط ہونے کی خبر مقام پورٹسمتھ کے محکمہ بحری کے احاطہ مین فلک توپ کے ذریعہ کر دی گئی۔

صلح روس و جاپان کا شرائطنامہ شائع کیا گیا جس مین ۱۵ دفعات پر غور کیا گیا ہے۔ ہر دو فریقین نے اس امر کو منظور کر لیا ہے کہ اپنی اپنی ریلوے واقع منچوریا مین تجارت اور صنعت و حرفت کو ترقی دینگے۔ اور یہ کہ مقام کوانگچنگ پر روسی سنگم بنایا جائیگا۔

ہر ایک فریق نے صلحنامہ کے بعد ۱۸ ماہ کی میعاد مین منچوریا خالی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اور ہر ایک کیلومیٹر کے فاصلے پر ہر دولت اپنے تمام ۱۵-۱۵-۱۵ گارڈ ریلوے کی حفاظت کے لئے رکھ سکیگی۔

ٹوکیو مین ایک جلسہ عام موجودہ صلح کی شرائط کی مخالفت مین منعقد ہوا تھا۔ اوسوقت سرکاری چند گرجون کے دفتر پر حملہ کر دیا گیا۔ اکثر زخمی ہو گئے۔ بہت سے گرفتار کر لئے گئے۔

جاپانی وکیل صلح بیرن کمورا نیویارک سے بوسٹن کو روانہ ہو گیا۔ اور روسی وکیل مسیو ویٹ فیربانک کو روانہ ہو گیا۔

روئٹر ٹوکیو سے خبر دیتا ہے کہ جاپانیون نے موجودہ صلح کے خلاف شورش برپا کر دی تھی۔

اوس میں کسی قدر شب گذشتہ کو تخفیف ہوگئی (۱ ستمبر) کل دو آدمی مارے گئے۔ اور ۵۰۰ کے قریب زخمی ہوئے۔ شب گذشتہ کو کل پولیس کے تھانے مسمار کردئے گئے۔ تجزیہ اہل جاپان کو موجودہ شرائط صلح کے متعلق اعلیٰ قدر کا غصہ پیدا ہوگیا ہے۔ اخبارات اور ممبران ملک نے گورنمنٹ جاپان کی اس نرمی اور ملاینت کو ملک اور اہل ملک کی بہبودی۔ ترقی اور حفاظت کے لئے سخت خطرناک ظاہر کیا ہے۔ لیکن کنزرویٹو خیالات کے چند ممبروں نے صلح کو پسند کیا ہے۔ اور ظاہر کیا ہے کہ جبکہ جاپان کے اصلی مقاصد برآگئے۔ اب صرف تاوان جنگ حاصل کرنے کے لئے موجودہ جنگ کو جاری رکھنا خلاف مصلحت اور ملک وقوم کیلئے نقصان دہ ہے۔

گذشتہ ہفتہ کو جاپان کے متعدد مقام ٹوکیو میں شورش کا بازار گرم رہا۔ جاپانیوں کا جوش موجودہ صلحنامہ کے خلاف اس قدر بڑھ گیا کہ انہوں نے وزیر داخلہ کے محل پر حملہ کردیا۔ پولیس نے حفظ ماتقدم کے موثر اسباب فراہم کر رکھے تھے۔ ادھر بھی برافروختہ جماعت نے محل میں آگ لگادی ۱۰ کے قریب پولیس تھانے منہدم کردئے گئے۔ مزید خبریں منظر ہیں کہ بلوائیوں نے "عیسائی گرجے ایک عیسائی مشن ہاوس اور ایک مشنری سکول کو آگ لگادی۔ گورنمنٹ جاپان نے بھی آخر مارشل لا جاری کردیا ہے۔

تاریخ وفات حسرت آیات جناب حاجی احمد سیٹھ صاحب نورانی

[illegible]

کلکتہ کے دیسی تاجروں کے چیمبر نے ایک تار برقی منسٹر کے چیمبر آف کامرس کے نام ارسال کرکے درخواست کی تھی کہ وہاں کے ساختہ چیزوں کے خلاف بنگالہ میں سخت جوشش پھیل رہا ہے اور بڑا نقصان ہونے کا احتمال ہے۔ لہذا چیمبر پارلیمنٹ میں اپنا اثر ظاہر کرکے بنگالے کے حصے بخرے کرنے کے مسئلہ کو منسوخ کرادے۔ چیمبر نے جواب دیا کہ اہل بنگال انگریزی ساختہ اشیاء سے نفرت کرنے کے بیہودہ اور فضول خیال کو سر سے نکال دیں۔ اور ہمارے تاجران کلکتہ سے بھی امید ہے کہ ان امورات میں بنگالیوں کا ساتھ نہ دینگے۔

بنگالیوں کے بیجا جوشش کی ایک اور خبر ملی ہے ہمعصر [illegible] منظر ہے کہ کلکتہ سے ایک نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ مقامی کانگریس کے حامیوں سے کسی امر پر سخت مخالفت برپا ہوجانے کا احتمال پیدا ہوا ہے۔ جبکہ اونہیں خبر ملی کہ بمبئی کے سربرآوردہ اور باثر اصحاب جو کانگریس والے ہیں۔ لارڈ کرزن کو وداعی ایڈریس دینے کی تجویز کررہے ہیں چند بنگالی بمبئی میں ایک ڈپوٹیشن روانہ کرکے اہل بمبئی کو اس حرکت سے باز رکھنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔ اگر بنگالیوں کو اسمیں ناکامی ہوئی تو انہوں نے دھمکی دی ہے کہ ہم بمبئی والوں سے کل ملکی تعلقات کو قطع کرلیں گے۔

بنگالیوں کی تائید میں آلہ آباد کے رؤسا بھی

عجیب وغریب نقشہ

ہمارے دفتر میں نقشہ شجرہ بادشاہان اسلام جو حضرت رسالت پناہ صلعم کے زمانہ سے آج تک ہر ایک ملک میں گذرے ہیں موجود ہیں۔ شوقین اصحاب [illegible] منٹوں میں پتہ لگا سکتے ہیں تاریخ دانوں کیلئے نہایت مفید چیز ہے۔ قیمت معہ محصول ڈاک [illegible] آنہ [illegible] دفتر [illegible] بہادر [illegible] دستیاب ہوسکتا ہے۔

تاجروں نے ایک جلسہ پنڈت [illegible] کی زیر صدارت منعقد کیا۔ اوس وقت دیسی ساخت کی اشیاء استعمال کرنے کے رزولیوشن بڑے زور و شور کے ساتھ پاس کئے گئے۔ ملکی سٹور سپلائی کمپنی قائم کی گئی۔ اور اوس کے لئے ۵۰ ہزار کا سرمایہ قائم کرنے کا ٹھہراؤ ہوا۔ جلسہ ہی میں ۲۴ ہزار روپئے فراہم ہوگئے۔

ناگپور کے طلباء نے بھی بنگالی تاجروں کی سرپرستی میں ہندی اشیاء کی ایک عظیم الشان کمپنی قائم کرنے کی تجویز کی اور انگریزی ساخت کی اشیاء نہ استعمال کرنے کا حلف اوٹھایا۔ ڈیانند میں کل سگرٹ کے بکس جمع کئے گئے۔ اور ایک جم غفیر کے روبرو سب جلادئے گئے۔ کہا گیا کہ ہند میں سالانہ ۲۲ لاکھ روپئے کے سگرٹ آتے ہیں جو دماغ اور جگر کے لئے سخت مضر ثابت ہوئے ہیں۔ بعد ازاں سگرٹ والوں سے آیندہ انکے فروخت نہ کرنے کا حلف اوٹھایا گیا۔

امیر صاحب اپنی روسی سرحد کی طرح برٹش سرحد پر بھی فوجوں کو آراستہ کررہے ہیں کیونکہ اونکو خوف ہے کہ کہیں روس جاپان سے فراغت پاتے ہی افغانستان پر چڑھائی کردے۔

سنا گیا ہے کہ روسی [illegible] ندی پر بسرعت تمام پل باندھ رہے ہیں۔

چکراتہ میں ایک گورہ کو بجرم قتل عمد پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

ترنگڑی میں بکر کر ایک گورہ سپاہی بجرم قتل رفیق پھانسی چڑھا دیا گیا۔

پنجاب سے بارش نہ ہونے کی متواتر شکایتیں چلی آرہی ہیں۔ لاہور دہلی وغیرہ وغیرہ مقامات میں علاوہ بارش نہ ہونے کے طاعون نے اپنا اثر جما رکھا ہے۔

Doan's Medicines

ڈون صاحب کی ادویات

ڈون صاحب کی مشہور ادویات اس ملک میں جو بہت مفید ثابت ہوئی ہیں ان کے فوائد سے مطلع کرنا ضروری ہے پہلے اس امر کا اظہار کرنا ضروری تصور کرتے ہیں کہ ہمیں ڈون کے نام سے تین متفرق دوائیں مشہور ہیں جو یہ ہیں (۱) ڈون کی حبوب ہاضمہ (۲) حبوب دافع درد گردہ (۳) ڈون کا مرہم۔ ابتدا میں ہم ڈون کے حبوب ہاضمہ سے جو قوت اشتہا پیدا ہوتی ہے اسکا ذکر کرنا لازمی تصور کرتے ہیں۔

(۱) ڈون کی حبوب ہاضمہ

مذکورہ بالا گولیاں چھوٹی سفید رنگ کی چند جڑی بوٹیوں سے بنائی جاتی ہیں۔ جگر۔ معدہ وامعا کے امراض میں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جگر کے فعل ٹھیک ہونے کے باعث خون تمام رگوں میں صفائی سے دوڑتا ہے۔ معدہ کا عمل بھی درست ہو جاتا ہے اور کل غلاظت انتڑیوں سے صاف ہو کر نکل جاتی ہے اور کل جسم مصفا اور سبک ہو جاتا ہے جب مذکورہ بالا دو تین گولیوں کو سوتے وقت استعمال کرنے سے صبح کو صاف دست آتا ہے جس کو صحت۔ دماغ کو فرحت وتندرستی حاصل ہوتی ہے۔ یہ گولیاں مستقل طور پر استعمال میں لیجیے دائمی قبض۔ درد سر اور ضعف ونقاہت معدہ کے لئے مفید ہو جاتی ہیں اور قوت ہاضمہ کے ساتھ قوت مصفا ہو کر بدن میں فرحت اور توانائی آتی ہے تندرست جگر اور بدن میں ایک مرتبہ کھلکر دست آنا مفید طاعون اور دیگر اقسام بخارات سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔ تجربہ سے یہ امر ثابت ہو گیا ہے کہ

ضعیف اور کم طاقت اشخاص مذکورہ بالا امراض میں مبتلا ہوتے ہیں اونکو بچانے کے لئے سب سے مفید دوا کا آمد نوعیہ بالا ڈون صاحب کی گولیاں ہیں جو قوت ہاضمہ اور طاقت بخشنے میں اپنا نظیر نہیں رکھتیں خاص انہی وجوہات کے باعث ڈون کی حبوب ہاضمہ اس ملک میں اکسیر اعظم ثابت ہو چکی ہیں کیونکہ اور جلاب کی طرح یہ بدمزہ نہیں ہیں اور دیگر ادویات کی طرح ان میں کسی قسم کا ضرر نہیں ہے ہر ایک شخص بعض سانی ہر ان گولیوں کا استعمال کر سکتا ہے۔



آخر میں مذکورہ بالا دوا سازکان گولیوں کی قیمت کم رکھنے کیلئے ہر شکریہ ادا کرتے ہیں کیونکہ مفلسی ہونے کے باعث ادنی غریب بھی اسکا استعمال کر سکتا ہے۔ جیسے ہوا گیا ہے

کہ حبوب ہاضمہ فی الحال تین طرح کی شیشیوں میں آ گئی ہیں جنکی قیمت ۸ ۱۲ ۱۶ روپیہ فی شیشی ہے اگر شیشی کے بیرونی حصہ کے لیبل پر ہمیں ڈون کی تصویر ہوگی تو دوا کے اصل ہونے میں شک نہ ہوگا۔ اگر کسی صاحب نمونہ کی گولیوں کے لیئے پی۔ او۔ باکس نمبر ۲۰۹ بمبئی کو لکھیں گے تو مفت اونکے نام نمونہ روانہ کیا جائیگا۔

(۲) ڈون کی حبوب دافع درد گردہ



مذکورہ بالا گولیاں درد گردہ اور قبض کیلئے مخصوص ہیں جن کا استعمال امراض مذکورہ بالا کے مریضوں پر کیا ہے وہ خود اسکے مداح ہیں علاوہ ہی کہا جاتا ہے کہ اسکے استعمال سے پیشاب کھلکر آتا ہے اور گردہ کے علاوہ مثانہ سے متعلق کل شکایتوں کو دفع کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں نقرس۔ امراض مثانہ وغیرہ کے لئے مفید ہیں۔ پیشاب کا رک رک کر آنا وغیرہ میں مفید ہوتا

ہے ہنستا کا رکنا ضعف اور فساد خون کے باعث جو متعدد امراض پیدا ہوتے ہیں ان سب کو بیخ وبن سے اوکھیڑ دیتا ہے۔ ڈون کی حبوب دافع درد گردہ کی ایک شیشی کی قیمت پانچ روپیہ ہے۔ اور اصل وہی ہے جسکے لیبل پر ڈون صاحب کی یہ تصویر بنی ہوئی ہو اور دستخط کا ایک پرچہ ہوگا۔



(۳) ڈون کا مرہم

یہ مرہم کھجلی۔ خارش۔ پھوڑا پھنسی۔ بواسیر۔ ناسور وغیرہ اگر فساد خون کے امراض اور جلدی درد دور کیلئے مفید اور اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ یہ بواسیر سے بچاتا ہے اور کل اقسام کے زخم بھرتے ہیں اسی وجہ سے یہ نہایت مفید ہے انگریزی میں یہ ڈون میں اسکی خوبیوں کا ذکر کیا گیا ہر بکس پر مذکورہ بالا جیسی ڈون کی تصویر بنی ہوتا ہے اگر مذکورہ بالا تینوں ادویات کی عمدگی پر کوئی شخص ذاتی طور پر واقف ہونا چاہے تو ان تینوں ادویات کا بذات خاص استعمال کرے۔

مجموعہ صنایع نادرہ

منتخبات باہر

اردو جلد معہ شکل

قیمت عمر محصول ڈاک ہر شخص بہ ایک ہی جگہ ملا سکتی ہے قیمت پر پانچ سو روپیہ ملا سکتی ہے۔ مع فہرست ہیں چونکہ عنقریب جلد ختم ہو جانا ہے۔

اطلاع ضروری: جو خریدار اپنا پتہ بدلنا چاہیں وہ اپنا نمبر اور سابق پتہ ضرور لکھیں۔ جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے ورنہ جواب نہ ہوگا۔ نمونہ کیلئے دو آنہ کے ٹکٹ آنے چاہیئں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجی جائے (جنکو دیر کا فائدہ منظور ہو انکا خیال نہیں کیا جائیگا)

مطبع سیدی اکمل المطابع بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالمجید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔